بسم اللہ الرحمن الرحیم

نشان سلسلہ ۵۰

اَلْمَہْدِیِ یُعْرَفُ بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَار

مہدی اپنے وقار و سکینہ سے پہچانا جائیگا

حضرت مہدی علیہ السلام

کا

وقار و سکینہ

مولفہ

جناب شمیم نصرتی صاحب

زیر اہتمام: ادارۂ تبلیغ مہدویہ، 673-6-1، آندھرا پردیش، حیدرآباد

طبع اول: جون ۹۵ دائرہ پریس تعداد: ۱۰۰۰

اظہار

ادارۂ تبلیغ مہدویہ کی (۵۰) ویں اشاعت "حضرت مہدی علیہ السلام کا وقار و سکینہ" ہدیۂ ناظرین ہے۔ ادارہ کے وسائل محدود ہونے کے باوجود کارکنانِ ادارہ نے اپنے عزم صمیم سے اس تبلیغی کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ادارہ نے حضرت امامنا مہدی علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں، دینی مسائل اور گروہ مقدسہ کے بزرگوں کے حالات نہایت ہی سلیس و عام فہم زبان میں شائع کر کے للّٰہ تقسیم کر چکا ہے۔ یہ تبلیغی کام برادران قومی کے بھرپور تعاون ہی سے عمل میں آیا اور انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ کتابیں فیض جاریہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ میں پھر ایکبار اہل خیر حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس فیض جاریہ کو جاری رکھتے ہوئے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

اس رسالہ کی اشاعت میں جناب سید شاہ محمد اشرف نظامی صاحب و جناب سید اسد صاحب (مالک سیس نکے انڈسٹریز) و سید علی صاحب حاجی میاں اہل دائرہ و سید علی محمد عکاشہ نے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا کرے۔

فقیر سید علی متولی جامع مسجد مہدویہ
نائب صدر ادارۂ تبلیغ مہدویہ مشیرآباد

حضرت مہدی علیہ السلام کا وقار و سکینہ

المھدی یعرف با السکینة والوقار

اللہ تعالےٰ کا یہ دستور رہا ہے کہ جب بھی اس کرۂ ارض پر بندوں کی ہدایت کے لئے کسی نبی، رسول یا خلیفہ کو مبعوث کرتا ہے تو اُس دور کی باطل قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے عالی ہمتی اور وقار و سکینہ جیسی نعمتوں سے سرفراز کرتا ہے۔ پروردگار نے حضرت نوحؑ کو کفر و الحاد سے مقابلہ کرنے کے لئے معجزۂ کشتی نوح کے ساتھ ساتھ بلند حوصلہ، عالی ہمتی عطا کیا اور کشتی نوح کی تیاری کے دوران حضرت نوح نے جس وقار و سکینہ کا اظہار کیا وہ نعمتِ خداوندی کی بہترین مثال ہے۔ اسی طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کی طاقت اور ظلم و ستم کا مقابلہ کرنے کے لئے رب العزت نے ایسا وقار و سکینہ عطا کیا تھا کہ آپ ہر آزمائش و امتحان میں نہ صرف کامیاب ہوئے بلکہ اُس دور کی باطل قوت کو پاش پاش کر کے وحدانیت کا

علم بلند کیا۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے دربار فرعون میں اسی وقار و سکینہ کا اظہار کرتے ہوئے ہر کٹھن مرحلے سے گذر گئے اور فرعون مع اپنی فوج کے دریائے نیل میں غرق کر دیا گیا۔ اسی طرح سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام جنکی زندگی اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے ہر قدم پر پُر وقار اور مطمئن نظر آتے ہیں۔ خاتم النبیینؐ رسول مقبول صلعم کی پوری حیات طیبہ کفاران قریش کے مقابلہ میں ہر مشکل وقت میں پر وقار نظر آتی ہے آپ نے کفر والحاد کے اس گہوارہ میں جس وقار و سکینہ کا اظہار فرمایا ہے اس پر غیر مسلم مورخین بھی داد تحسین دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ اسی طرح اللہ کے خلیفہ حضرت سید محمدؐ جونپوری مہدی موعود علیہ السلام کو انبیاء علیہ السلام جیسا وقار و سکینہ عطا کیا گیا جس کا آپ سے کئی مشکل حالات اور آزمائش کی گھڑیوں میں اظہار ہوا۔ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے علامات مہدی دریافت فرمایا تو آپ نے مہدی علیہ السلام کے کئی علامات و نشانیاں بیان کرتے ہوئے یہ علامت بطور خاص بیان فرمائی کہ مہدی انبیاء کی طرح اپنے وقار و سکینہ سے پہچانا جائے گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں پر رسول اللہؐ کے بتلائے ہوئے معیار کی مطابقت میں غور کریں تو حضرت کی زندگی بھی انبیا علیہم السلام

کی طرح پر وقار اور عالی ہمتی کی مظہر نظر آتی ہے۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی بعثت ایک ایسے دور میں ہوئی جبکہ عرب وعجم کے بہت وسیع علاقے پر نہایت طاقتور مسلم بادشاہوں کی حکومتیں تھیں۔ ان میں سے اکثر ایسے جابر و ظالم تھے کہ اُن کے ایک اشارہ پر سینکڑوں انسانوں کے سر قلم کر دیئے جاتے تھے۔ آپ کے دعویٰ کی حقانیت یہ ہے کہ آپ نے ایسے سخت گیر بادشاہوں کے دور میں ہندوستان میں مہدی موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اور یہ ایسا دور تھا کہ اس دور میں حکمرانوں پر علمائے سو کا غالب اثر تھا جو اپنی منفعت کی خاطر حکمران وقت کو ورغلا کر کئی اہل اللہ کو شہید کروا چکے تھے۔ چنانچہ ان ہی علماء کے بہکاوے کا نتیجہ تھا کہ قدم قدم پر آپ کا سخت امتحان لیا گیا اور یہ حضرت کی خلیفۃ اللٰہی شان ہی تھی کہ آپ ہر ابتلام و آزمائش میں کامیاب وکامران ہوئے اور ہر کٹھن موقعہ پر آپ سے بھی انبیاء علیہم السلام جیسے وقار و سکینہ کا اظہار ہوا۔ سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے والوں کو ایسے کئی واقعات مل جاتے ہیں جو آپ کے مامور من اللہ ہونے کی دلیل ہیں۔ جنگِ گوڑ کے موقعہ پر بادشاہِ جونپور حسین شاہ شرقی کی فوج کو جب شکست ہوئی تو میدان جنگ سے فرار ہوتے ہوئے حسین شاہ شرقی نے آپ سے بھی خواہش کی کہ

میدان جنگ چھوڑدیں مگر حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے پیغمبرانہ شان کے حامل وقار و سکینہ" کا اظہار کرتے ہوئے گوڑ کی فاتح فوج کو شکست سے دوچار کردیا۔ حضرت مہدی موعودؑ حج کے ارادہ سے اپنے گروہ مقدسہ کے ساتھ ملک کوکن کے جنگلوں میں گذر رہے تھے۔ درہ میں چھ سو رہزنوں نے اس قافلہ کو اچانک گھیر لیا۔ مگر اس کٹھن مرحلہ پر آپ کے چہرۂ انور سے کسی پریشانی فکر و تردد کا اظہار نہیں ہوا بلکہ آپ برہنہ شمشیر تھامے ہوئے قافلے کے آگے چلنے لگے اور اس ذاتِ مقدس صفات کے اس پیغمبرانہ وقار و سکینہ سے اہل قافلہ کا نہ صرف ڈر و خوف جاتا رہا بلکہ (۶۰۰) رہزن بدحواس ہوکر راہِ فرار اختیار کئے۔ اگر اس موقعہ پر کوئی غیر معصوم ہستی ہوتی تو پریشانی کے عالم میں اپنے بچاؤ کے لیے کئی احتیاطی تدابیر اختیار کرتی مگر مراد اللہ کی عالی ہمتی رعب و دبدبہ سکون و چین کو دیکھ کر (۶۰۰) خطرناک مسلح رہزن پسپا ہوگئے۔ دوران سفر ایک موقعہ ایسا بھی آیا کہ جہاز زبردست طوفان میں گھر گیا اور سمندر کی قیامت خیز موجوں سے جہاز ڈوبنے کے قریب تھا اور تمام مسافر بدحواسی میں اپنی جانِ عزیز بچانے کی فکر کرنے لگے جب تمام ناامید ہوگئے تو آپ کو اس بات کی اطلاع دی گئی کہ جہاز ڈوبنے

کے قریب ہے تو آپ مسکراتے ہوئے جہاز کے عرشے پر تشریف لائے اور سمندر کے خطرناک تموج پر نگاہ ڈالی اور اپنی انگلی سے بلند و بالا موجوں کی طرف اشارہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے تلاطم تھم گیا اور جہاز سمندر کی پرسکون موجوں پر رواں دواں ہوگیا۔ ایسے ہی مواقع پر اکثر اس مقدس ہستی سے جن معجزات کا اظہار ہوا ہے وہ بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ معجزات کے اظہار کے لئے ایک علحدہ باب باندھا جاسکتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہر ابتلاء و آزمائش میں پورے اطمینان قلبی سے باطل کی قوت سے نبرد آزما ہوتے ہیں اور اپنے "وقار و سکینہ" سے اس طاغوتی قوتوں کو ملیامیٹ کردیتے ہیں۔ حضرت موعود علیہ السلام کی صحبت بابرکات کا یہ اثر تھا کہ اکثر و بیشتر ایسے ہی کٹھن موقعوں پر آپ کے اصحاب سے بھی وقار و سکینہ کا اظہار ہوا۔ اسی طرح جب یہ اللہ والوں کی جماعت علاقہ جیسلمیر سے گذر رہی تھی تو راہ میں ایک بیل بیمار ہوگیا اور موعود علیہ السلام کے کہنے پر حضرت میاں عبدالمجید نواز بخش نے اس بیل کو ذبح کرکے گوشت سویت کردیا۔ جب حکومتی کارندوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو انہوں نے راجا کو اس جرم کی اطلاع دی کیونکہ اس علاقے میں گاؤکشی ممنوع تھی۔ اس جرم کی اطلاع پاکر

راجا مجرمین کو سزا دینے کے خیال سے ایک زبردست فوجی دستے کے ساتھ دائرہ پر چڑھ آیا اور سپاہی دائرہ میں داخل ہو گئے مگر دائرہ کے فقراء نے کسی پریشانی اور خوف کا اظہار نہیں کیا۔ راجا کی آمد پر موعود علیہ السلام حجرے کے باہر تشریف لائے اور جوں ہی غیض و غضب سے مشتعل راجا کی نگاہ چہرۂ انور پر پڑی وہ آپ کی باوقار شخصیت سے ایسا متاثر ہوا کہ بجائے سزا دینے کے معذرت چاہی اور بغیر گزند پہونچائے دائرۂ معلی سے واپس لوٹ گیا۔ خلیفۃ اللہ۔ مراد اللہ و ما مور من اللہ کو ایسا وقار و سکینہ بطور نعمت خداوندی عطا کیا گیا تھا کہ ظالم اور سخت گیر بادشاہ جب آپ کا سامنا کرتے تو اُن کا غرور و تکبّر عجز و انکساری میں بدل جاتا۔ جہاں آپ نے ظالم و جابر بادشاہوں کے مقابلے میں سکون و چین کا اظہار فرمایا ہے۔ وہیں علمائے سو کی مکارانہ چالوں پر پریشان ہوئے بغیر "وقار و سکینہ" کا مظاہر کیا ہے۔ ایک مرتبہ دورانِ بیان قرآن دنیادار علما نے آپ کے عمل سویت کو چیالنج کرنے کے لئے ایک بڑے تشت میں تِل کا دانہ سرپوش ڈھانک کر سویت کے لئے پیش کیا اور آپ نے اصحاب کو سویت کا حکم دیا۔ جیسے ہی سرپوش اٹھایا گیا حاضرین کو تعجب ہونے لگا کہ

کس طرح ایک دانہ تمام حاضرین محفل میں برابر برابر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ مگر حضرت کی خلیفۃ اللّٰہی شان ملاحظہ فرمائیے کہ آپ کے لبوں پر تبسم بکھر گیا اور بغیر کسی فکر و تردّد میں مبتلا ہوئے ایک بڑے برتن میں پانی طلب فرمایا اور اس تل کے دانہ کا محلول تیار کر کے اُس برتن کے پانی میں ملاکر حاضران محفل میں برابر برابر تقسیم کروایا اور ثابت کر دیا کہ آپ کی عظیم ہستی معصوم عن الخطا ہے۔ اور ایک موقع پر ذہین ترین علماء نے یہ سوال کیا کہ آپ آئمہ اربعہ میں سے کس امام کے پیرو ہیں، گو سوال بظاہر بہت آسان ہوتے ہوئے بھی مشکل ترین ہے۔ اس موقعہ پر کوئی غیر معصوم ہوتے تو کہتے کہ میں تمام آئمہ اربعہ کا پیرو ہوں یا پھر کسی مخصوص امام کا نام لیتے مگر حضرت کی زبان مبارک سے اللہ تعالٰی نے یہ فرمان جاری کیا کہ "مذہب ما کتاب اللہ و اتباع محمدؐ رسول اللہ۔ یہ جواب آپ کے دعوی مہدی موعود کی صداقت کے لئے کافی ہے۔ احادیث میں یہ بات آئی کہ مہدی رسولؐ اللہ کا تابع تام ہوگا اور کسی کی پیروی نہیں کرے گا۔ جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ صلعم کفّارانِ قریش کے ہر سوال کا جواب پیغمبرانہ "وقار و سکینہ سے دیتے تھے اُسی طرح مہدی موعود علیہ السلام نے بھی مشکل سے مشکل سوال کا جواب پورے

اطمینان قلبی سے دیگر علمائے سو کی مکارانہ چالوں کو بے اثر کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے حجرے میں ذکر میں مشغول تھے کہ مہاجر مہدی حضرت میاں سورؓ نے ایک غضبناک اژدھے کو دائرہ کے قریب دیکھا اور موعود علیہ السلام کو اطلاع دی کہ کافی جسیم اژدھا دائرہ میں داخل ہو رہا ہے یہ سن کر حضرت مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور حضرت میاں سور سے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے وہ بندے کے دیدار کا مشتاق ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ حضرت کا دیدار کر کے واپس لوٹ گیا۔

جب حضرت ملک سندھ میں تشریف لائے اور آپ کے دعویٰ مہدویت کا چرچا ہوا تو علماء حسب روایت سخت مخالفت پر آمادہ آئے اور نوجوان حاکم جام ننداکو بہکانے لگے۔ جام نندا نے علماء کے بہکاوے میں آکر قاضی شہر سے اخراج کا حکم بھیجا اور جب قاضی نے بادشاہ کا حکم سنایا تو آپ نے پُر وقار لہجے میں قاضی کو یہ جواب دیا کہ تمہارے بادشاہ کا حکم ہے کہ میں ملک سندھ چھوڑ دوں مگر میرے بادشاہ کا حکم ہے کہ میں یہیں مقیم رہوں، تم تمہارے بادشاہ سے کہدو کہ جب میرے بادشاہ کا حکم ہوگا تو ملک سندھ چھوڑ دوں گا۔ جب حضرت مہدی

موعود علیہ السلام شہر فراہ ملک افغانستان پہونچے اور فراہ میں آپ کے دعویٰ مہدیت کا شہرہ ہوا تو قاضی شہر غضبناک ہو گیا اور کوتوالِ شہر کو حکم دیا کہ اس ہندی سید کی تمام جماعت کا سامان لوٹ کر قید کر دیا جائے۔ کوتوالِ شہر نے ایک فوجی دستے کے ساتھ دائرہ میں داخل ہو کر تمام مال واسباب اور ہتھیار سب ضبط کر لئے تو اس موقع پر اصحاب نے مزاحمت کی اجازت چاہی۔ مگر حضرت نے سب سے پہلے اپنی تلوار سپاہیوں کے حوالے کر دی۔ سپاہیوں نے دائرہ کے اطراف پھانسی کے پھندے اور دیگر خطرناک ہتھیار نصب کر دیئے اور دوسرے دن میر ذوالنون گورنر فراہ زبردست فوجی دستے کے ساتھ دائرہ میں اُس وقت داخل ہوا جب حضرت بیانِ قرآن فرما رہے تھے۔ جوں ہی حضرت کی نگاہ میر ذوالنون پر پڑی آپ نے فرمایا کہ میر ذوالنون جہاں جگہ ملی بیٹھ جاؤ اور میر ذوالنون پر ایسا رعب طاری ہوا کہ جہاں تھا وہیں بیٹھ گیا اور حضرت کے بیان قرآن سے بے حد متاثر ہوا۔ بیان قرآن کے بعد حضرت نے میر ذوالنون کو اپنے پاس بلایا۔ میر ذوالنون حضرت کے جاہ وجلال وقار و سکینہ سے غیر معمولی متاثر ہوا۔ مگر ثبوتِ مہدیت کی خاطر ذوالنون نے حضرت سے حدیث بیان کی کہ مہدی پر تلوار کارگر نہیں

ہوتی۔ حضرت نے نہایت پر وقار انداز میں کہا کہ ذوالنون آزمالو۔ میر ذوالنون نے حضرت پر تلوار کے تین بھرپور وار کئے مگر ہر دفعہ اس کا ہاتھ شل ہوگیا۔ اور میر ذوالنون مہدی علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے۔ مندرجہ بالا واقعات اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ حدیثِ رسولِ مقبولؐ کے حقیقی مصداق ہیں۔ سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے والوں کو ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جن میں اُسی وقار و سکینہ کی جلوہ گری نظر آتی ہے۔ جس کو حضور نبی مکرمؐ نے علاماتِ مہدی میں ایک اہم علامت بتلائی ہے جس کے اظہار سے مہدی پہچانا جائے گا۔ جن اللہ کے بندوں کو پروردگار نے نعمتِ پہچان عطا کی تھی اُن لوگوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ علاماتِ مہدی حضرت سید محمدؐ جونپوری مہدی علیہ السلام میں پاکر نورِ ایمان کی روشنی میں ذاتِ مہدی کو پالیا۔ اور متلاشیانِ حق و صداقت و حق شناس اصحاب نے اس عظیم ہستی کے دعوئ مہدیت کا اقرار کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔